دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | چپکے سے آ کے پانو چھو یا آ کے پانو ہم نے چاہا قادیان بینی

جلد ۷ — نمبر ۳۸

مورخہ ۱۱ر رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ر اکتوبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲۳ اسوج

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر — ممالک غیر للعہ

معذرت

الحمد للہ کہ قادیان میں اسقدر بیماری کا زور نہیں ہے جس قدر کہ باہر سے خبریں آ رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں اللہ کے فضل و کرم میں اپنا ظہور کر رہی ہیں۔ تاہم موسمی بخار پھیلا ہوا ہے۔ عملہ بدر میں کاتب اور پریس مین ہر دو بیمار ہیں انہوں نے ہی اخبار لکھنا اور چھاپنا ہوتا ہے۔ پھر بھی بہت کوشش کے ساتھ پورا نہیں تو کچھ کم اوراق پر اخبار نکالا ہی گیا ہے تاکہ احباب کو انتظار نہ رہے۔

پیشگی قیمت

اخبار صرف اُن دوستوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے جنکی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ بقایا داروں کے نام سے اخبار بند کیا گیا ہے۔ بسبب سخت مالی مشکلات کے ایسا کیا گیا ہے۔ امر مجبوری ہے۔

ضرورت

عمارات صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک لائق تجربہ کار معمار مستری کی ضرورت ہے۔ جو نقشہ کو بخوبی سمجھ سکتا ہو اور کام تعمیر کرانے کے علاوہ اپنے ہاتھ سے بھی کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

المشتہر
خلیفہ رشید الدین صاحب سکرٹری سب کمیٹی تعمیر

انجمن احمدیہ ہوشیارپور

شیخ سلطان محمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ غلام احمد صاحب کی سعی سے ہوشیارپور میں انجمن احمدیہ قائم ہوئی۔ پیر حاجی احمد صاحب میر مجلس۔ شیخ سلطان احمد صاحب سکرٹری۔ ماسٹر شیخ غلام مصطفیٰ صاحب۔ امین و محاسب ماسٹر شیخ محمد عظیم صاحب ناظر مقرر ہوئے۔ قصبجات۔ ہریانہ۔ سنداچور۔ حزب دیال۔ بھنیان بنڈوری بھگوریاں۔ اجھر وغیرہ گاؤں اس انجمن کے متعلق رہیں گے۔

دعا مدد

بابو محمد یوسف صاحب احمدی انبالہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکے خسر چوہدری نہالے خانصاحب احمدی اعلی نمبردار موضع ملا ایکسو سات ۱۰۷ سال کی عمر میں بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نے جب حضرت اقدس ع کی بیعت کی تو اسوقت انکی عمر ایکسو سال تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح ع کی بیعت میں بھی داخل ہو چکے تھے۔

انجمن احمدیہ ہیلان

مکرم جناب اڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بموجب آپکی اس خواہش کے کہ جملہ انجمنہائے احمدیہ اپنی رائی جلسونکی رپورٹ کے ہمراہ دفتر ہذا میں بھیجا کریں۔ مفصلہ ذیل سطور پیش کرتا ہوں۔ ماہ گذشتہ میں ہمنے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ کوئی واعظ یہاں بھیجا جاوے جس پر حضرت موصوف نے حافظ روشن علی کو دار الامان سے روانہ فرمایا۔ اور وزیرآباد سے حافظ غلام رسول صاحب کو اور لالہ موسیٰ سے میاں مہر الدین صاحب اور موضع سعد اللہ پور سے مولوی محمد غوث صاحب بھی بموجب ہماری درخواست کے یہاں رونق افروز ہوئے ان دنوں میں چونکہ بارش بکثرت ہو رہی تھی اسواسطے تمام بستی کیچڑ پانی سے رُکی ہوئی تھی مگر احباب مذکور کی انجمن نے دل سے شکر گذار ہے کہ انہوں نے محض للہ اس جماعت کی بہتری کے لئے ان رکاوٹوں کو طے کر کے اپنے آپ کو یہاں تک پہنچایا ۱۰ر اگست جمعہ کے دن حافظ روشن علی صاحب نے اصلاح عقائد اور باہمی اتفاق اور صحبت بد سے اجتناب کرنے پر خطبہ پڑھا جو نہایت ہی موثر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد عام اجازت دی گئی کہ جن جن احباب کو کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو یا کسی شبہ کا ازالہ کرنا ہو تو کریں۔ نماز عصر سے تھوڑی دیر پیشتر میاں مہر الدین صاحب نے بڑے جوش سے صحابہ کرام کا نمونہ پیش کر کے حاضرین کو پیروی کی ترغیب دلائی

بدر پریس قادیان میں یہاں سراجدین ملک پروپرائیٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا

نماز عصر کے بعد مولوی محمد غوث صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو غلط شبہات تھے مدلل طور پر انکا ازالہ فرمایا۔ اسکے بعد حافظ غلام رسول صاحب نے حسب درخواست مخالفین وعظ فرمایا جسمیں مخالفین بھی شریک ہوئے۔ اور بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ آپکا وعظ عام اصلاح اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے ثبوت پر تھا۔ نماز عشاء کے بعد گاؤں کے اندر ایک اونچے مکان پر آپنے دو گھنٹہ تک وعظ فرمایا جو تمام اہل دہ نے بڑے شوق سے سنا۔ اور تین رات تک دو دو گھنٹہ ہر رات وعظ فرماتے رہے اور مقدمہ بہر حق ملازمت ادا کیا۔

اس موقع پر متفرق مقامات سے احمدی احباب آئے اپنے کاروبار دنیوی چھوڑ کر محض دین کی خاطر سفر خرچ اور مصائب راہ کے بوجھ اُٹھا کر جمع ہوئے تھے جماعت ہیلان باوجودیکہ تعداد میں بہت کم ہے اور مالی حالت میں بھی کمزور ہے۔ مگر تاہم جو احباب اس موقع پر جمع ہوئے تھے جو تیس سے زیادہ تھے سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے اور مہمان داری کے حقوق جملہ ادا کئے۔

حاضرین جماعت احمدیہ نے اس موقع پر بعض چندہ بھی صدر انجمن احمدیہ کیواسطے جمع کئے جو دارالامان بھیجا گیا۔ خاکسار پیر برکت علی از رتمل ۲۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

گجرات ایک صاحب گجرات سے لکھتے ہیں کہ مرزا قاسم بیگ گجراتی سب انسپکٹر پولیس تھانہ جہاں ضلع شاہ پور کے درجہ میں ترقی ہوئی۔ اور مرزا صاحب بدستور ضلع شاہ پور میں تعینات رہے۔ اہل گجرات کے لئے باعث فخر ہے۔

گلدستۂ آیات

برادر میر عبدالصمد صاحب پارسل کلرک دہلی نے اللہ تعالیٰ کے احسانات کے شکریہ میں ایک مضمون لکھکر ہمکو بھیجا ہے جس میں اُنہوں نے یہ دکھایا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کے سبب جس کسی نے انکے ساتھ از حد عداوت کی اُسیکو خدا تعالیٰ نے غارت کیا۔ ایک ہندو سنار نے غیر احمدیوں کے بہکانے سے نالش کرنی چاہی وہ طاعون سے ہلاک ہوا۔ اُسکے جانشین نے نالش کرنی چاہی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ ایک قریبی رشتہ دار قطب دین نام سخت دشمنی کرتا تھا وہ مرض جذام میں گرفتار ہو کر مر گیا۔ ایک شخص کالے خاں نامی رات کو اُٹھکر مسجد احمدیہ کی اینٹیں اکھاڑ جاتا تھا وہ مرض سل میں گرفتار ہو کر ایک ہی ماہ میں مر گیا اور ہلاکت کی پہلے مجھے خبر ہو گئی تھی جو ظاہر کر دی گئی تھی۔ ایک شخص عظمت خان نامی ہمارے گھر کو دیکھ نہیں سکتا تھا وہ بھی ہلاک ہوا۔ اخیر بابو وزیر خانصاحب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اڑے وقت میں امداد کی۔

دیسی سیاہی

دہلی کی الف خانی روشنائی پہلے اپنی عمدگی کیوجہ سے شہرۂ آفاق تھی۔ مگر اب نہ معلوم کیا وجہ ایسی خراب کر دی ہے کہ اسکنے اصلی الف خانی کا نام بدنام کر دیا ہے۔ ہر ایک پڑیہ دیسے ہی سر بمہر ہے اور تعریفی الفاظ لکھے ہیں مگر سیاہی بالکل ناقص۔ امید کہ کارخانہ اسکی اصلاح کر کے پھر اپنی پہلی نیک نامی کریگا۔ ایک پبلک کا خیر خواہ از گجرات

ہمنے اسی خرابی کی وجہ سے الف خانی سیاہی کا استعمال ہی چھوڑ دیا ہے۔ اگر اسکا کوئی علاج اہل دہلی میں سے کوئی صاحب بتلا سکیں گے تو ہم انکا خط درج اخبار کر دینگے۔ اڈیٹر۔

مدینۃ المسیح

بفضلہ تعالیٰ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں اور خدام کے واسطے شب و روز دعا میں مصروف ہیں۔ آپ درس قرآن حسب معمول مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر دیا کرتے ہیں۔ اور فجر کیوقت بیماروں کو دیکھتے ہیں اور بعد نماز ظہر درس حدیث

۲۔ حضرت فاضل امروہی صاحب کی طبیعت میں کچھ ضعف رہتا ہے مگر پھر بھی خدمت دین میں بڑے جوش کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ قرآن شریف کے سننے کے واسطے

۳۔ جمعہ مبارک میں پچھلی رات کو آٹھ رکعت میں

خطبۃ الجمعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵ ستمبر ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ خود شروع کیا۔ فرمایا۔ یا ادم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ تا آخر رکوع۔ خدا تعالیٰ آدم علیہ السلام کا ذکر کر کے اُنکی اولاد کو سناتا ہے۔ کہ اے آدم تو اور تیری عورت اس جگہ رہو اور اس درخت سے کچھ نہ کھانا۔ درخت کے معنوں میں بڑا اختلاف کیا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے اسکا نام نہیں لیا اسواسطے میں اسکی تشریح غیر ضروری خیال کرتا ہوں۔ صرف حکم ہے کہ اسکا پھل نہ کھاؤ۔ میں طبیب ہوں بعض لوگونکو آم کھانے سے روکتا ہوں بعض کو امرود سے بعض کو دوسری پہلو سے خدا تعالیٰ نے ایسے ہی آدم کو منع کیا کہ اس پھل کو نہ کھاؤ یہ دُکھ دینے والی چیز ہے کیونکہ وہ علیم و حکیم خدا اسکے مضرات کو جانتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا آپنے آپکو تکلیف اور دُکھ میں ڈالنا ہے تکالیف کے اسباب میں سے گناہ بھی ایک سبب ہے، تم اس سے بچو گو خدا تعالیٰ نے ویعفوا عن کثیر کہا ہے مگر نبلوہم بما کانوا یعملون اور بلونہم بالحسنات والسیئات اور ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے واذا ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن۔ ابراہیم علیہ السلام نے نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ ہمکو بھی حکم ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔ آدم علیہ السلام کو بتایا یہ احکام ہیں اور یہ نواہی اوامر کو بجالاؤ اور نواہی سے باز آؤ۔

فازلہما الشیطن عنہا۔ شیطان نے انکو پھسلانے کی کوشش کی۔ اہبطوا بعضکم لبعض عدو بعض لوگ آپسمیں لڑا دینے کیلئے مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ تو آپ ہی تھے جو ایسی باتیں سنتے رہے ہمسے تو برداشت نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کہ آپنے اتنی باتیں سنکر ہمکو بےعزت کر دیا کیونکہ آپکے دوست تھے۔ فتلقیٰ آدم من ربہ کلمات۔ خدا تعالیٰ نے آدم کو کچھ کلمات دعائیں سکھلائیں۔ فاما یاتینکم منی ہدیً۔ جو لوگ ہدایت پانیکی کوشش کرتے ہیں خدا اُنکا معاون ہوتا ہے۔

ہمارے آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو بعض درختوں سے منع کیا۔ مثلاً شراب۔ عرب میں مشرکوں کا مذہب یہود۔ مجوس۔ نصاریٰ کا مذہب یہ مذاہب خطرہ میں ہیں۔ سوای صحابہ کے مذہب کے مسلمان

نماز جمعہ کے بعد مولوی محمد غوث صاحب نے [illegible]
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات [illegible]
پر جو غلط شبہات تھے مدلل طور پر انکا ازالہ فرمایا۔
اسکے بعد حافظ غلام رسول صاحب نے حسب خواہش [illegible]
مخالفین وعظ فرمایا جسمیں مخالفین بھی شریک
ہوئے۔ اور بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ آپکا وعظ
عام اصلاح اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام
کے ثبوت پر تھا۔ نماز عشاء کے بعد گاؤں کے اندر
ایک اونچے مکان پر آپنے دو گھنٹہ تک وعظ فرمایا
جو تمام اہل دہ نے بڑے شوق سے سنا۔ اور تین رات
تک دو دو گھنٹہ برابر وعظ فرماتے رہے اور مقصود
بہر حق ملائمت ادا کیا۔
اس موقع پر متفرق مقامات سے احمدی احباب آئے تھے
کاروبار دنیوی چھوڑ کر محض دین کی خاطر سفر
خرچ اور مصائب راہ کے بوجھ اٹھا کر جمع ہوئے تھے
جماعت ہیلاں باوجودیکہ تعداد میں بہت کم ہے اور
مالی حالت میں بھی کمزور ہے۔ مگر تاہم جو احباب اس
موقع پر جمع ہوئے تھے جو تیس سے زیادہ تھے سب کے
ساتھ خندہ پیشانی سے اور مہمانداری کے حقوق
جلد ادا کئے۔
حاضرین جماعت احمدیہ نے اس موقع پر [illegible]
چندہ بھی صدر انجمن احمدیہ کیواسطے جمع کئے جو دارالامان
بھیجا گیا۔ خاکسار پیر برکت علی از رتل ۲۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

گجرات ایک صاحب گجرات سے لکھتے ہیں
کہ مرزا قاسم بیگ گجراتی سب انسپکٹر پولیس تھانہ جہاں خان
ضلع شاہ پور کے درجہ میں ترقی ہوئی۔ اور مرزا
صاحب بدستور ضلع شاہ پور میں تعینات رہے۔
اہل گجرات کے لئے باعث فخر ہے۔

گلدستۂ آیات

برادرم میر عبد الصمد صاحب پارسل کلرک دہلی نے
اللہ تعالیٰ کے احسانات کے شکر میں ایک مضمون
لکھکر ہمکو بھیجا ہے جس میں انہوں نے یہ دکھایا ہے کہ
سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کے سبب جس نے انکے ساتھ
از حد عداوت کی اسکو خدا تعالیٰ نے غارت کیا۔ ایک
ہندو بسنا نے غیر احمدیوں کے بہکانے پر نالش کرنی چاہی
وہ طاعون سے ہلاک ہوا۔ اسکے جانشین نے نالش
کرنی چاہی وہ بھی ہلاک ہوگیا۔ ایک غیر مبائع رشتہ دار

قطب دین نام سخت دشمنی کرتا تھا وہ مرض
جذام میں گرفتار ہو کر مر گیا۔ ایک شخص کالے
خاں نامی رات کو اٹھکر مسجد احمدیہ کی اینٹیں اکھاڑ
جاتا تھا وہ مرض سل میں گرفتار ہو کر ایک ہی ماہ میں
مر گیا اور ہلاکت کی پہلے مجھے خبر ہو گئی تھی جو ظاہر کر دی
گئی تھی۔ ایک شخص عظمت خاں نامی ہمارے گھر کو
دیکھ نہیں سکتا تھا وہ بھی ہلاک ہوا۔ اخیر بابو وزیر
خانصاحب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اڑے
وقت میں امداد کی۔

دیسی سیاہی

دہلی کی الف خانی روشنائی پہلے اپنی عمدگی
کیوجہ سے شہرۂ آفاق تھی۔ مگر اب نہ معلوم
کیا وجہ ایسی خراب کر دی ہے کہ اسنے اصلی
الف خانی کا نام بدنام کر دیا ہے۔ ہر ایک
پڑیہ دیسے ہی سربمہر ہے اور تعریفی الفاظ
لکھے ہیں مگر سیاہی بالکل ناقص۔ امید کہ
کارخانہ اسکی اصلاح کر کے پھر اپنی پہلی نیک
نامی کریگا۔ ایک پبلک کا خیر خواہ
از گجرات

ہمنے اسی خرابی کی وجہ سے الف خانی سیاہی
کا استعمال ہی چھوڑ دیا ہے۔ اگر اسکا
کوئی علاج اہل دہلی میں سے کوئی صاحب
بتلا سکیں گے تو ہم انکا خط درج اخبار
کر دینگے۔ اڈیٹر۔

مدینۃ المسیح

بفضلہ تعالیٰ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں
اور خدام کے واسطے شب و روز دعا
میں مصروف ہیں۔ آپ درس قرآن
حسب معمول مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر
دیا کرتے ہیں۔ اور فجر کیوقت بیماروں کو
دیکھتے ہیں اور بعد نماز ظہر درس حدیث
۲۔ حضرت فاضل امروہی صاحب کی طبیعت
میں کچھ ضعف رہتا ہے مگر پھر بھی خدمت دین
میں بڑے جوش کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔
قرآن شریف کے سننے کے واسطے
۳۔ جمعہ مبارک میں پچھلی رات کو آٹھ رکعت میں

۴ - میں بعد نماز عشاء قرآن شریف سناتے ہیں اور بعض دوست وہاں جمع ہوتے ہیں۔

خطبۃ الجمعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵ ستمبر ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح
نے خطبہ خود شروع کیا۔ فرمایا۔ یا ادم اسکن انت و
زوجک الجنۃ۔ تا آخر رکوع۔ خدا تعالیٰ آدم علیہ السلام کا
ذکر کر کے انکی اولاد کو سناتا ہے۔ کہ اے آدم تو اور تیری
عورت اس جگہ رہو اور اس درخت سے کچھ نہ کھانا۔
درخت کے معنوں میں بڑا اختلاف کیا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے
اسکا نام نہیں لیا اسواسطے میں اسکی تشریح غیر ضروری خیال
کرتا ہوں۔ صرف حکم ہے کہ اسکا پھل نہ کھاؤ۔ میں طبیب
ہوں بعض لوگوں کو آم کھانے سے روکتا ہوں بعض کو امرود سے
بعض کو دوسری پہلو سے خدا تعالیٰ نے ایسے ہی آدم کو منع
کیا کہ اس پھل کو نہ کھاؤ یہ دکھ دینے والی چیز ہے کیونکہ وہ
علیم و حکیم خدا اسکے مضرات کو جانتا ہے۔
خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا آپنے آپکو
تکلیف اور دکھ میں ڈالنا ہے تکالیف کے اسباب میں سے
گناہ بھی ایک سبب ہے، تم اس سے بچو گو خدا تعالیٰ نے ویعفوا
عن کثیر کہا ہے مگر نبلوہم بما کانوا یعملون اور بلونہم بالحسنات
والسیئات اور ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے
و اذا ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن۔ ابراہیم علیہ السلام نے
نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ ہمکو بھی حکم ہے کنتم خیر امۃ اخرجت
للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر و تومنون
باللہ۔ آدم علیہ السلام کو بتایا یہ احکام ہیں اور یہ نواہی
اوامر کو بجالاؤ اور نواہی سے باز آؤ۔
فازلہما الشیطن عنہا۔ شیطان نے انکو پھسلانیکی کوشش
کی۔ اہبطوا بعضکم لبعض عدو بعض لوگ آپسمیں
لڑا دینے کیلئے مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں کبھی
کہتے ہیں کہ یہ تو آپ ہی تھے جو ایسی باتیں سنتے رہے ہمسے
تو برداشت نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کہ آپنے اتنی باتیں
سنکر ہمکو بےعزت کر دیا کیونکہ آپکے دوست تھے۔ فتلقیٰ
آدم من ربہ کلمات۔ خدا تعالیٰ نے آدم کو کچھ کلمات
دعائیں سکھلائیں۔ فاما یاتینکم منی ہدی۔ جو لوگ ہدایت
پانیکی کوشش کرتے ہیں خدا انکا معاون ہوتا ہے۔
ہمارے آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو بعض
درختوں سے منع کیا۔ مثلاً شراب۔ عرب میں شرکو نکا
مذہب یہود۔ مجوس۔ نصاریٰ کا مذہب یہ مذاہب
خطرہ میں ہیں۔ سوای صحابہ کے مذہب کے یہ سلطان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائی ہوئی معذلنہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ تین اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھکر حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے یہ رائے دی ہے کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا۔ ناظرین اپنی قیمتی راؤں سے مطلع فرماویں۔ اڈیٹر۔

یہ ترجمہ مجلد بھکر کے پاس ایک روپیہ دس آنہ میں مل سکتا ہے خرچ ڈاک پہلا آنا چاہیے ویلیو پی بھی ہونگے۔ محمد صادق

العرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے تو آپ کو معلوم ہوا۔ کہ کفار مکہ جنگ کے لئے آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپکی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جس میں کسی کو ضرر ہو سختی نہ فرماتے تھے آپنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بعہد اور اصحاب کے اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ میں جنگ کے واسطے نہیں آیا صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤں گا۔ حضرت عثمانؓ جب کفار کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کرلو اور واپس چلے جاؤ اُنہوں نے جواب دیا۔ میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریمؐ کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا۔ اس قسم کی گفتگو میں قریش نے انکو روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نیت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسی وقت اسّی کفار مسلمانوں پر آکر شبخون کرنے لگے۔ مگر گرفتار ہو گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی تو آپنے اپنے صحابہؓ کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے انسے بیعت لی سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمانؓ چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیت کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے اُنہیں کی پیش کردہ سب باتیں مانکر صلح کرلی۔ جو اسّی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اُس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

پھر یہ کہ دوسرے سال آویں۔ تو تین دن سے زیادہ نہ ٹھیریں۔ اور مسلمانوں کے ہتھیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ اگر مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ چلا جائے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آجائے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو اُسوقت مسلمانوں کی طرف ہو جائے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام وائل تھا قریش کے عقد و عہد میں ہوا اور خزاعہ اسلامیوں کی طرف دار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون ادائی رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے گئے اور اس مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کردی اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی جسمیں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان فتح کی بنیاد تھی۔ شرائط صلح کے مطابق دوسرے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کعبہ کے واسطے آئے اور صرف تین دن قیام کرکے واپس چلے گئے۔

اس واپسی پر بعض کمزوروں کو ابتلا ہوا اور ان کے دل میں وسوسہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا سچا ثابت نہیں ہوا۔ اور ایک منافق نے کہا کہ واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا رأينا المسجد الحرام۔ قسم ہے خدا کی ہمنے نہ سر مُنڈایا نہ بال کترائے نہ مسجد حرام کی زیارت ہوئی پیشگوئی والی بات کوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہم ویسے کے ویسے ہی واپس جاتے ہیں یہ اعتراض اس قسم کا تھا۔ جیسا کہ آجکل بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے تو کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکی پیدا ہوئی جاہل جلدباز یہ نہیں سوچتا کہ اس پیشگوئی میں کیا سال کی شرط تھی۔ کہ اسی سال حج ہوگا یا اسی سال اسی حمل میں لڑکا پیدا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اسی سال تم زیارت کعبہ کروگے چنانچہ اگلی سال زیارت کعبہ ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیا کو اللہ تعالیٰ نے سچا کرکے دکھا دیا اور یہ پہلی دفعہ آپکا عازم مکہ ہونا ایک بڑی بھاری فتح کی بنیاد ہوا

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر

کفار کے پاس واپس آجائے - تو کفار واپس نہ دیں گے اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائے تو مسلمان اسے واپس دیدیں گے یہ شرط بعض دلوںمیں بہت مشکل گذری کیونکہ اسمیں مسلمانوں کے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں حرج نہیں اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے تو ہمیں ضرورت ہی کیا ہے - کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں - اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہیگا تو وہ دوسروں کیواسطے اسلام میں داخل ہونیکا موجب ہوگا - چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں کو بہت مفید پڑی آخر کفار نے اسمیں ضرر اپنا نقصان دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دینے کی درخواست دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپکے پاس چلا جائیگا اُسکو ہم واپس نہ لیں گے -

اور اس شرط کو بیچ میں سے نکالنے کی وجہ یہ ہوئی کہ قریش میں سے ایک شخص ابو بصیر نام مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینہ میں آگیا - کفار میں سے دو شخص اسکے پیچھے پیچھے آنحضرت کے پاس پہنچے اور ابو بصیر کو واپس مانگا آنحضرتؐ نے معاہدہ کے مطابق ابو بصیر کو واپس کر دیا ابو بصیر چارو ناچار واپس ہوئے مگر کفار مسلمانوں کو سخت دکھ دیتے تھے اور بڑی عذاب کے ساتھ مار ڈالتے تھے - یہ سارا نقشہ ابو نصیر کے سامنے تھا - راستہ میں ایک مقام ذوالحلیفہ نام پر جب وہ پہنچے تو وہاں قیام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے - ابو بصیر نے ان میں سے ایک کی تلوار کیطرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ ہے ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی - اس کافر کے سر پر موت سوار تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اُسکی شر سے بچانا تھا - اسنے اپنی تلوار کی تعریف سنکر اور تکبر میں آکر تلوار ابو بصیر کے ہاتھ میں دیدی ابو بصیر نے تلوار کی جو تعریف کی تھی اسکو سچا کر دکھایا اور ایک ہی وار میں اس دشمن کا سر الگ کر دیا دوسرا شخص ایسا بزدل تھا کہ وہ مارے خوف کے بھاگ نکلا - اور ابو بصیر واپس مدینہ میں پہنچ گیا - آنحضرتؐ کو خبر ہوئی - تو آپنے ایسے الفاظ فرمائے جن سے ابو بصیر کو یقین ہو گیا کہ آنحضرتؐ مجھے پھر گرفتار کرا دیں گے اسواسطے وہ مدینہ سے چلدیا - مکہ تو نہ جا سکتا تھا کیونکہ وہاں مسلمانوں کے واسطے امن نہ تھا اُسنے راستہ میں ایک جگہ دریا کے کنارہ ڈیرہ ڈالدیا دوسرے مسلمان بھی مکہ سے بھاگ کر اسکے ساتھ شامل ہونے لگے - پہلے ابو جندل بن سہیل آئے پھر اور آئے رفتہ رفتہ وہاں ایک خاصی جماعت ہو گئی - جو کافر تاجر شام کو جاتا راستہ میں اُسکی خبر لیتے - کفار نے تنگ آکر حضرتؐ کو کہلا بھیجا کہ ہم مسلمانوں کو واپس لینے کی شرط کرنے سے پشیمان ہیں ہم مسلمانوں کو لینے سے باز آئے آپ ابو بصیر اور اسکے ساتھ والوں کو حکم دیں کہ وہ ہمارے قافلوں کیساتھ تعرض نہ کریں اور انکو واپس بلا لیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منظور فرمایا اور ابو بصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلوں کی ساتھ تعرض نہ کرو اور واپس میرے پاس چلے آؤ - چنانچہ وہ واپس آگئے -

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے حدیث شریف میں آیا ہے - مراجعت کیوقت راستہ میں یہ سورہ نازل ہوئی صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ سورۃ سنائی اور فرمایا کہ آجکی رات مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے جسے میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں جب اصحاب نے سنا تو اُنہوں نے ایک دوسرے کو اسپر مبارکباد دی اور خوش ہوئے اس صلح کا نام فتح اسواسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اس صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے اسکی تفصیل یوں ہے کہ مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے - بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا تھا - اب جبکہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا - لگے کوئی بہانہ لڑائی کا تلاش کرنے -

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا اسنے خزاعہ قوم پر شبخون مارا خزاعہ کے لوگ اسوقت بیخوف و خطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے - نوفل کے حملے سے جو نکہ اُٹھے اور لڑائی شروع ہو گئی - وہاں کفار مکہ نے بھی تو انکی امداد ہتھیار دینے کی اور جب اندھیرا ہو گیا - تو بنو مکہ کے ساتھ شامل ہو گئے - جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزیں ہوئے - مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے - صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور انہوں نے اپنے مامن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کیخدمت میں روانہ کیا - عمرو بن سالم نے عرب کے طریق رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سطح عرض کیا -

یَا رَبِّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدَا

اے میرے خدا میں محمدؐ کو قسم دیتا ہوں

حِلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْهِ الْاَتْلَدَا -

قسم اپنے اجداد اور اُسکے آبا و قدیم کی

اِنَّ قُرَیْشًا اَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا

ہر آئینہ قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی

وَنَقَضُوْا مِیْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا

اور توڑ دیا ان لوگوں نے تیرے وعدہ مضبوط کو

وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتَ تَدْعُوْ اَحَدَا

اور ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ تو کسی کو نہیں پکارتا ہے

فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا اَبَدَا

تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائے

وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ یَاْتُوْا مَدَدَا

خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئیں گے

فِیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا

باقی آئندہ انشاء اللہ

البدر مورخہ ۸- اکتوبر ۱۹۰۸ء

سفر کپورتھلہ

نمبر ۲

گذشتہ اخبار مین عاجز اپنے کپورتھلہ جانے اور وہان کے دوستون کے اخلاص اور ان کے متعلق حضرت کی تحریرین اور حضرت اقدس کا ایک خط درج کر چکا ہے اس اخبار مین دو دوستون کا نام لکھنا رہ گیا تھا یعنے میان وزیر خان صاحب اور منشی اللہ دتا صاحب محرر دفتر بگی خانہ کا۔ اب اس اخبار مین وہ تحریر درج کی جاتی ہے جو وہان لکھ کر مین نے احباب کے سامنے پڑہی اور اس کا نام رکھا۔

احباب کپورتھلہ کو خطاب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
انا اعطیناک الکوثر۔ فصلّ لربک وانحر
انّ شانئک ھو الابتر

پیارے بھائیو اور معزز دوستو! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کا فضل کہ تم میرے پیارے کے پرانے رفیق اور عاشق مزاج خادم اور دلدادہ مرید ہو۔ اسی محبت کے تقاضا سے جو تم کو اللہ کے رسول کے ساتھ تھی اور ہے تم نے بارہا چاہا کہ تمہارے پیارے مسیح کا یہ

خادم تمہارے شہر مین آوے

اور ایک دو روز تمہارے ہان مہمان رہے۔ مین یہ بھی چاہتا رہا کہ آپ لوگون کی اس خواہش کو پورا کردون۔ مگر حضرت مرحوم کی زندگی مین آپکے قدمون سے جدائی کچھ ایسی ناگوار خاطر ہوتی تھی کہ بغیر سخت مجبوری کے دارالامان سے نکلنا ایک مصیبت معلوم دیتی تھی اور آپکے بعد بھی فرائض منصبی اور دیگر خدمات کی مصروفیتون نے اجازت نہ دی کہ مین کبھی کپورتھلہ مین آسکتا۔ جب صدر انجمن کا ڈیپوٹیشن یہان آیا تھا تو اس وقت بھی آپ لوگون نے لکھا تھا کہ مین ڈیپوٹیشن کے ساتھ آؤن اور مجھے فرمایا گیا کہ مین ایسا کرون۔ لیکن اون برگزیدہ ڈیپوٹیشن مین خواہ مخواہ شامل ہوکر ڈیپوٹیشن کا ممبر بننے کے لائق اپنے آپ کو نہ سمجھ کر مین نے یہی مناسب جانا کہ اس کام کو کسی دوسرے وقت کے واسطے اٹھا رکھون اب بھی مین قادیان سے روانہ ہوا تو میرے ارادے مین یہان کا آنا نہ تھا۔ مین نے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ سے صرف لاہور امرتسر تک آنے کی اجازت حاصل کی تھی لیکن بعض وجوہات سے مجھے زیادہ دن باہر ٹھہرنا پڑا اور مجھے خیال آیا کہ ان ایام مین سے ایک دن کیواسطے کپورتھلہ ہو آؤن اور میرا دل خوف مین ہے کہ میرا یہان آنا حضرت امیرالمومنین کی پیشگی اجازت کے بغیر ہے مگر مینے راستہ سے خط لکھدیا تھا اور امید ہے کہ وہ میرے یہان آنے کو ناپسند نفرمادینگے اور میرے واسطے دعا کرینگے کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیون کو معاف کرے اور میرے گناہون کو بخشے اور تقویٰ کی راہون پر چلائے۔

الغرض یہی مقدر تہا کہ مین ایسے وقت مین آپ لوگون کی ملاقات کے واسطے آؤن جبکہ ہمارا پیارا امام اس دنیا سے چلا گیا ہے گویا مین تمہارے محبوب اور معشوق کی

ماتم پرسی کیواسطے آیا ہون

کیونکہ تم اس امر کے حقدار ہو کہ تمہارے ساتھ یہ ہمدردی کی جائے تمہارے تعلقات اس پیارے کے ساتھ بہت پرانے تھے تم اوس کے پرانے یار اور وفادار دوست اور غمگسار رفیق اس کی آخری عمر تک رہے تم سب سے پہلے آئے اور آخر دم تک رہے۔ تمہارے دلون کو جو صدمہ اس کی جدائی سے پہنچا ہے وہ تمہارے ہی دل جانتے ہین۔ مین اس کا کیا اندازہ کرون۔ مگر میرے دوستو! صبر سے کام لو۔ دیکھو تم اس کے عاشق تھے تو وہ بھی آگے کسی کا عاشق تہا۔ تمہارا عشق بہت بڑا تھا مگر اوس کے عشق کا درجہ نہایت اعلیٰ تہا تم اس کے دیدار کے خواہشمند تھے تو وہ بھی اپنے محبوب کے وصال کا آرزومند تہا اس نے بہت صبر کیا جو اتنے سال تمہارے درمیان رہا مگر کب تک۔ آخر وہ اپنے پیارے کے پاس چلا ہی گیا اور اس کی آخر کلام یہی تہی کہ "اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ" اور

اوس کا آخری فعل

اس دنیا مین اس اپنے پیارے اللہ کے حضور مین نماز پڑہنا تہا۔ یہ خادم اس آخری وقت کے چھ سات گھنٹہ برابر اوس کے قدمون مین حاضر تہا اور اس نظارے کو دیکھ رہا تہا۔ کہ کس طرح وہ دنیا و مافیہا سے لاپرواہ ہوکر اپنے محبوب حقیقی کی طرف چلا گیا اوس نے دنیا کی کسی چیز کو یاد نہ کیا اور نہ کسی کی طرف توجہ کی بس اپنے مولا کا دہیان رکہا اور اوسی مین فنا ہوگیا۔ وہ نماز پڑہتا تہا اور اسی نماز مین وہ اللہ کے حضور پہنچ گیا۔ ہمارے سامنے نماز کا بہانہ کیا آپ یار کے پاس جا بیٹھا اور ہمین یتیم چھوڑ گیا اس بات کا تو غم نہین کہ دنیا مین ہمارا کیا حال ہوگا۔ خدا صالح کی اولاد کو ضائع نہین کرتا وہ کسی نفس کی صلاحیت کا ہی نتیجہ تہا کہ خضر اور موسیٰ جیسے بزرگ ایک دیوار کے بنانے کی راجگیری اور مزدوری پر لگائے گئے۔ یہ پودا خدا کا لگایا ہوا ہے یہ پہلیگا اور پہولیگا اور بڑہ اور درخت بنے گا اور لاکہون فوجین اس کے سایہ تلے آرام کرین گی۔ ہان غم ہے تو ان ذاتی تعلقات کے لحاظ سے ہے جو ہم کو اس پیارے کے ساتھ تھے اوس نے اپنے حسن و احسان سے ہمارے دلون کو لبھالیا تہا اور تم تو اے اہل کپورتھلہ ان تعلقات کو بہت زیادہ محسوس کرنے والے ہو۔ مین دیکھتا تہا کہ حضرت اقدس تم لوگون پر کس قدر شفقت کرتے تہے وہ اپنے قدیم دوستون کو خصوصیت سے یاد کرتے تہے۔ تمہاری ملاقات کے وقت ان کا انداز گفتگو نرالا ہوتا تہا۔ وہ تمہارے ساتھ بے تکلف تہے اور وہ تمہاری نازبرداری کرتے تہے اچھا وہ پیارا چلا گیا اور تمہین بھی اشارہ کر گیا بلکہ بتلا گیا کہ تمہین کس کے ساتھ دل لگانا چاہیئے

جا اے پیارے۔ خوش رہو۔ تیرے محبوب کا وصال تجھے مبارک ہو اور مبارک ہو تجھے جنت کی آرامگاہ کہ تو نے اپنا حبیب کا نام دنیا مین چمکانے کے واسطے بہت محنت کی اور سخت مشقت اٹھائی۔ اور تو انتہاک معلوم ہوتا تہا۔ پر اس محنت شاقہ مین تو بہت گداز ہو چکا تہا اور ضرور تہا کہ اب تجھے آرام دیا جاوے تو نے دنیا سے دل توڑا اور خدا سے دل لگایا پس خدا نے تجھے گلے لگایا۔ تجھے مبارک ہو اس نبیون کے سردار افضل الرسل لولاک کا خطاب پانے والے کی ملاقات جس کی دوستی کے جوش مین تو نے ہر ایک دکھ اٹھایا اور اس کے ہر ایک بدگو دشمن کا سر توڑا۔ اور اپنے یار کی یاری مین ایسا پکا نکلا کہ تو بھی لولاک کا خطاب پانیوالا ہوگیا۔ صلوٰۃ ہو تجھ پر اور سلام ہو اور خدا کی رحمتین ہون۔ آج تک منشی صاحب موصوف مجھ پر نظر عنایت رکھتے ہین اسی سفر مین سب سے پہلے مجھے مجی اخویم خان صاحب محمد خان مرحوم اللہم اغفر وارحمہ کا نیاز حاصل ہوا تہا اور اسی سفر مین اپنے بے تکلف دوست منشی محمد اروڑا صاحب سے اول ملنے کا موقعہ ملا تہا۔ پہر کپورتھلہ کی جماعت کے ہی ایک معزز دوست یعنی منشی عزیز الدین صاحب

البدر مورخہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

سفر کپورتھلہ

نمبر ۲

گذشتہ اخبار مین عاجز اپنے کپورتہلہ جانے اور وہان کے دوستون کے اخلاص اور ان کے متعلق حضرت کی تحریرین اور حضرت اقدس کا ایک خط درج کر چکا ہے اس اخبار مین دو دوستون کا نام لکھنا رہ گیا تہا یعنے میان وزیر خان صاحب اور منشی اللہ دتا صاحب محرر دفتر بگی خانہ کا۔ اب اس اخبار مین وہ تحریر درج کی جاتی ہے جو وہان لکھ کر مین نے احباب کے سامنے پڑہی اور اس کا نام رکھا۔

احباب کپورتھلہ کو خطاب

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا اعطینٰک الکوثر۔ فصلّ لربک وانحر

انّ شانئک ہو الابتر

پیارے بھائیو اور معزز دوستو! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کا فضل کہ تم میرے پیارے کے پرانے رفیق اور عاشق مزاج خادم اور دلدادہ مرید ہو۔ اسی محبت کے تقاضا سے جو تم کو اللہ کے رسول کے ساتہ ہتی اور رہے تم نے بارہا چاہا کہ تمہارے پیارے مسیح کا یہ

خادم تمہارے شہر مین آوے

اور ایک دو روز تمہارے ہان مہمان رہے۔ مین یہ بہی چاہتا رہا کہ آپ لوگون کی اس خواہش کو پورا کرون۔ مگر حضرت مرحوم کی زندگی مین آپکے قدمون سے جدائی کچھ ایسی ناگوار خاطر ہوتی ہتی کہ بغیر سخت مجبوری کے دارالامان سے نکلنا ایک مصیبت معلوم دیتی ہتی اور آپکے بعد بہی فرائض منصبی اور دیگر خدمات کی مصروفیتون نے اجازت نہ دی کہ مین کبہی کپورتہلہ مین آسکتا۔ جب صدر انجمن کا ڈیپوٹیشن یہان آیا تہا تو اس وقت بہی آپ لوگون نے لکھا تہا کہ مین ڈیپوٹیشن کے ساتہ آؤن اور مجھے فرمایا گیا کہ مین ایسا کرون۔ لیکن اون برگزیدہ آدمیون مین خواہ مخواہ شامل ہو کر ڈیپوٹیشن کا ممبر بننے کے لائق اپنے آپ کو نہ سمجھ کر مین نے یہی مناسب جانا کہ اس کام کو کسی دوسرے وقت کے واسطے اٹھا رکہون اب بہی مین قادیان سے روانہ ہوا تو میرے ارادے مین یہان کا آنا نہ تہا۔ مین نے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ سے صرف لاہور امرتسر تک آنے کی اجازت حاصل کی تہی لیکن بعض وجوہات سے مجھے زیادہ دن باہر ٹھہرنا پڑا اور مجھے خیال آیا کہ ان ایام مین سے ایک دن کیواسطے کپورتہلہ ہو آؤن اور میرا دل خوف مین ہے کہ میرا یہان آنا حضرت امیر المومنین کی پیشگی اجازت کے بغیر ہے مگر مینے راستہ سے خط لکھ دیا تہا اور امید ہے کہ وہ میرے یہان آنے کو ناپسند نفرما دین گے اور میرے واسطے دعا کرین گے کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیون کو معاف کرے اور میرے گناہون کو بخشے اور تقویٰ کی راہون پر چلائے۔

الغرض یہی مقدر رہتا کہ مین ایسے وقت مین آپ لوگون کی ملاقات کے واسطے آؤن جبکہ ہمارا پیارا امام اس دنیا سے چلا گیا ہے گویا مین تمہارے محبوب اور معشوق کی

ماتم پرسی کیواسطے آیا ہون

کیونکہ تم اس امر کے حقدار ہو کہ تمہارے ساتہ یہ ہمدردی کی جاوے تمہارے تعلقات اس پیارے کے ساتہ بہت پرانے تھے تم اوس کے پرانے یار اور وفادار دوست اور غمگسار رفیق اس کی آخری عمر تک رہے تم سب سے پہلے آئے اور آخر دم تک رہے۔ تمہارے دلون کو جو صدمہ اس کی جدائی سے پہنچا ہے وہ تمہارے ہی دل جانتے ہین۔ مین اس کا کیا اندازہ کرون۔ مگر میرے دوستو! صبر سے کام لو۔ دیکھو تم اس کے عاشق ہتے تو وہ بہی آگے کسی کا عاشق تہا۔ تمہارا عشق بہت بڑا تہا مگر اوس کے عشق کا درجہ نہایت اعلیٰ تہا تم اس کے دیدار کے خواہشمند تہے تو وہ بہی اپنے محبوب کے وصال کا آرزومند تہا اس نے بہت صبر کیا جو اتنے سال تمہارے درمیان رہا مگر کب تک۔ آخر وہ اپنے پیارے کے پاس چلا ہی گیا اور اس کی آخر کلام یہی تہی کہ "اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ" اور

اوس کا آخری فعل

اس دنیا مین اس اپنے پیارے اللہ کے حضور مین نماز پڑہنا تہا۔ یہ خادم اس آخری وقت کے چھ سات گھنٹہ برابر اوس کے قدمون مین حاضر تہا اور اس نظارے کو دیکھ رہا تہا۔ کہ کس طرح وہ دنیا و مافیہا سے لاپرواہ ہو کر اپنے محبوب حقیقی کی طرف چلا گیا اوس نے دنیا کی کسی چیز کو یاد نہ کیا اور نہ کسی کی طرف توجہ کی بس اپنے مولا کا دہیان رکھا اور اوسی مین فنا ہو گیا۔ وہ نماز پڑہتا تہا اور اسی نماز مین وہ اللہ کے حضور پہنچ گیا۔ ہمارے سامنے نماز کا بہانہ کیا آپ یار کے پاس جا بیٹھا اور ہمین یتیم چھوڑ گیا اس بات کا تو غم نہین کہ دنیا مین ہمارا کیا حال ہو گا۔ خدا صالح کی اولاد کو ضائع نہین کرتا وہ کسی نفس کی صلاحیت کا ہی نتیجہ تہا کہ خضر اور موسیٰ جیسے بزرگ ایک دیوار کے بنانے کی راجگیری اور مزدوری پر لگائے گئے۔ یہ پودا خدا کا لگایا ہوا ہے یہ پہلیگا اور پہولیگا اور بڑا درخت بنے گا اور لاکہون فوجین اس کے سایہ تلے آرام کرین گی۔ ہان غم ہے تو ان ذاتی تعلقات کے لحاظ سے ہے جو ہم کو اس پیارے کے ساتہ تہے اوس نے اپنے حسن و احسان سے ہمارے دلون کو بہا لیا تہا اور تم تو اے اہل کپورتہلہ ان تعلقات کو بہت زیادہ محسوس کرنے والے ہو۔ مین دیکھتا تہا کہ حضرت اقدس تم لوگون پر کس قدر شفقت کرتے تہے وہ اپنے قدیم دوستون کو خصوصیت سے یاد کرتے تہے۔ تمہاری ملاقات کے وقت ان کا انداز گفتگو نرالا ہوتا تہا۔ وہ تمہارے ساتہ بے تکلف ہتے اور وہ تمہاری نازبرداری کرتے تہے اچھا وہ پیارا چلا گیا اور **تمہین بہی اشارہ کر گیا بلکہ بتلا گیا کہ تمہین کس کے ساتہ دل لگانا چاہیئے**

جا اے پیارے ۔ خوش رہو۔ تیرے محبوب کا وصال تجھے مبارک ہو اور مبارک ہو تجھے جنت کی آرامگاہ کہ تو نے اپنا حبیب کا نام دنیا مین چمکانے کے واسطے بہت محنت کی اور سخت مشقت اٹھائی۔ اور تو اتنا معلوم ہوتا تہا۔ پر اس محنت شاقہ مین تو بہت گداز ہو چکا تہا اور ضرور تہا کہ اب تجھے آرام دیا جاوے تو نے دنیا سے دل توڑا اور خدا سے دل لگایا پس خدا نے تجھے گلے لگایا۔ تجھے مبارک ہو اس نبیون کے سردار افضل الرسل لولاک کا خطاب پانے والے کی ملاقات جس کی دوستی کے جوش مین تو نے ہر ایک دکھ اٹہایا اور اس کے ہر ایک بدگو دشمن کا سر توڑا۔ اور اپنے یار کی یاری مین ایسا پکا نکلا کہ تو بہی لولاک کا خطاب پانیوالا ہو گیا۔ صلوٰۃ ہو تجھ پر اور سلام ہو اور خدا کی رحمتین ہون۔ آج تک منشی صاحب موصوف مجھ پر نظر عنایت رکھتے ہین اسی سفر مین سب سے پہلے مجھے محبی اخویم خان صاحب محمد خان مرحوم اللھم اغفر وارحمہ کا نیاز حاصل ہوا تہا اور اسی سفر مین اپنے بے تکلف دوست منشی محمد اروڑا صاحب سے اول ملنے کا موقعہ ملا تہا۔ پہر کپورتہلہ کی جماعت کے ہی ایک معزز دوست یعنی منشی عزیز الدین صاحب

میرے لئے کوچہ یار میں ایک جھونپڑا بنانے کے واسطے فراخدلی سے مددگار ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی زرخرید زمین کا ایک بڑا ٹکڑا صرف اصل لاگت پر اس امر کے واسطے مجھے دینے میں اپنی ضرورتوں کی پرواہ نہ کی۔ میں ان کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے اور اس کے عوض میں انہیں اور ان کی اولاد کو بہشت میں بہتر جگہ عطا کرے۔ آمین

غرض اے پیارے احباب کپورتھلہ میرے دل میں آپ لوگوں کے لئے محبت کی خاص یادگاریں ہیں اور خدا نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں آپکے واسطے دعا کروں وہو السمیع العلیم

میرے عزیزو! میں نے اپنی اس تقریر کے شروع میں

سورۂ کوثر

پڑھی تھی اور تم خیال کرتے ہوگے۔ کہ یہ دیوانوں کی طرح کیا پڑھ کر کیا کہنے لگ گیا۔ میں اس امر سے انکار نہیں کرسکتا۔ کہ میں دیوانہ ہوں پر مطلب کا سیانا ہوں اور میں نے جو کچھ کہا ہے وہ ضروری ہے آپ صاحبان حضرۃ مرحوم سے اس وقت کے ملنے والے ہیں۔ جب کہ حضرت نے دعویٰ مسیحیت یا مہدویت نہ کیا تھا اور آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تھے اس واسطے آپ خدا تعالےٰ کے بہت سے عظیم الشان نشانات کے شاہد ہیں۔ اور اس سورۂ کوثر والے نشان کے بھی آپ شاہد ہیں۔ سورہ کوثر ہمارے حضرت امام علیہ السلام پر بھی نازل ہوئی تھی۔ چنانچہ آپکے الہامات میں یہ درج ہے اس واسطے سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وخلفاءہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ انا اعطینٰک الکوثر اے محمد ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ پھر تیرہ سو سال کے بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور خلیفہ کو بھی یہی وحی ہوئی۔ کہ انا اعطینٰک الکوثر۔ احباب دیکھنا چاہیئے کہ

کوثر کیا چیز ہے

تفسیروں میں لکھا ہے کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت میں جس کے آب حیات کی تقسیم کا اختیار حضرت نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے گا۔ وہ حوض کیسا ہوگا اور اس کا پانی کس لطافت والا ہوگا۔ اس کی کیفیت کو ہم ابھی نہیں پا سکتے۔ عالم آخرت کی تمام چیزیں جن کا نام ہمارے سامنے لیا جاتا ہے۔ وہ نام یا بیان فقط ایک ادنیٰ مشابہت کے واسطے ہے ورنہ یہ نام ان اشیاء کی اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہماری استعدادیں عقلیں اور افہام ایسے ہیں کہ ان اشیاء کی حقیقت کو پا سکیں اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیئے۔ کہ ایک پرائمری کے طالب علم کے سامنے اگر ٹرگنومیٹری یا کانک سیکشن کی کتاب ہو اور وہ پوچھے کہ یہ کیا ہے تو اسے یہی کہنا پڑے گا۔ کہ یہ حساب کی کتاب ہے۔ کیونکہ اسی نام سے اس کا ذہن اس کتاب کی ایک نہایت ادنیٰ مشابہت تک پہونچ سکتا ہے۔ ایک اور مثال اس امر کے سمجھانے کے واسطے یہ کافی ہوگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکاشفہ میں دجال کی سواری ریل کو دیکھا مگر چونکہ اس زمانہ میں ریل کا کوئی نشان نہ تھا نہ اس کا کوئی نام تھا اس واسطے اس کو ایک سواری کہا گیا اور چونکہ عرب میں عام سواری گدھے کی ہوتی ہے۔ اس واسطے آپنے فرمایا۔ کہ دجال کا گدھا اتنا لمبا ہوگا۔ اور ایسا سریع الرفتار ہوگا۔ غرض جب کہ تیرہ سو سال کے بعد آنے والی چیز کی کیفیت کا پانا ایسا مشکل ہو گیا کہ ریل کو گدھا کہا گیا۔ تو پھر آپ خیال کرسکتے ہیں حوض کوثر یا نہر کوثر ہمارے ان حوضوں یا نہروں کے بالمقابل کیا شان رکھنے والی چیزیں ہوں گی۔

القصہ ہم اس کیفیت سے آگاہ نہیں کہ وہ کوثر کیسی ہوگی۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی جاوے گی۔ لیکن

اس دنیا میں بھی آنحضرتؐ کو کوثر عطا کی گئی۔

نبی وہ ہے۔ جو آئندہ کی خبریں دے اور اس کی نبوت کا اصلی منشاء یہ ہوتا ہے کہ دوسرے جہان کے راحت وآرام کے واسطے اس جہان کے لوگوں کو طیار کرے لیکن اگر اوس کی پیشگوئیاں صرف دوسرے جہان کے متعلق ہوتیں۔ تو کمزور انسان شبہ میں پڑتا کہ شاید یہ سچ کہتا ہے یا کیا۔ کیونکہ عالم آئندہ تو غیب میں ہے اس واسطے نبی کو بہت سی پیشگوئیاں اس جہان کے متعلق بھی دی جاتی ہیں تاکہ اس کی صداقت کا بیّن ثبوت دست بدست ظاہر ہو جائے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس جہان میں بھی کوثر عطا کیا گیا۔ کوثر کے معنے ہیں بہتات اور کثرت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تجھے سب خیر اور بھلائی کی چیزیں کثرت سے عطا فرمائی ہیں۔ یہ کثرت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء میں ملی۔ سب سے اول تو یہ ہے کہ پہلے جس قدر نبی ہوتے تھے۔ کسی خاص قوم کے واسطے ہوتے تھے۔ مگر آنحضرتؐ تمام جہان کے لوگوں کی طرف نبی ہوکر آئے۔ پھر پہلے انبیاء ایک خاص زمانہ محدود کے واسطے نبی ہوتے تھے۔ مگر آنحضرتؐ قیامت تک کے واسطے نبی ہوئے۔ قیامت تک جو ہوگا آپ کا متبع ہوگا۔ پھر قرآن شریف جیسی عظیم الشان کتاب آپ کو ملی۔ آپ کی سلطنت نہ صرف روحانی ہوئی بلکہ ظاہری سلطنت بھی پھیل گئی۔ آپ پر اُمّت درود شریف پڑھتی ہے جس سے ہر دم آپکے درجات بڑھتے ہیں۔ دوسری امتوں کے نبیوں کو یہ بات حاصل نہیں۔ آپکے دین کو زندہ اور قائم رکھنے کے واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد بھیجا جاتا ہے۔ غرض میں کہاں تک گنوں۔ آپ ہی کی یہ شان ہے کہ آپ کی امت میں مسیح موعود جیسا نبی پیدا ہوا۔ ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

پھر آپ کی شان تو جو ہے سو ہے آپکے غلام احمدؑ کو بھی کوثر عطا کی گئی آپ لوگ ان دنوں کے نظارہ کو یاد کرو جبکہ آپ اول اول حضرت کی خدمت میں جایا کرتے تھے۔ مہینوں آپ رہتے تھے اور آپکے سوائے کوئی مہمان نہ ہوتا تھا مگر آج مہمانوں کے واسطے ایک خاص لنگر خانہ ہے جس کے صرف ملازمین ہی اسّی نوّے روپے ماہوار کی تنخواہ لے جاتے ہیں۔ مسافروں اور روٹی کھانے والوں کے خرچ کا اس سے اندازہ کر لیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے۔ کہ وہ اپنا نبی غریب اور نادار لوگوں میں سے چنتا ہے۔ جن کے پاس کوئی دولت نہ ہو اور کوئی اس کا ساتھی نہ ہو۔ پھر اوس کو سب کچھ عطا کرتا ہے تاکہ اس کا جلال اور قدرت ظاہر ہو اگر خدا تعالیٰ کسی بادشاہ کو نبی بناتا۔ تو وہ تو پہلے ہی سے بادشاہ ہے ہزاروں اوس کے مطیع اور کروڑوں روپے موجود۔ خدا تعالےٰ کی زبردست طاقت کا اظہار کیونکر ہو اس واسطے

خدا تعالےٰ غبار کو لیتا ہے

جن کو دنیا حقیر اور کم پایہ خیال کرتی ہے۔ اس زمانہ میں بھی

خدا تعالےٰ نے ایک گوشہ نشین غریب آدمی کو رسالت کے واسطے منتخب کیا۔ اور ایسے وقت مین جب کوئی اس کو نہ جانتا تھا اوسے فرمایا کہ تو دنیا کو خبر کر دے کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آوین گے اور تیرے واسطے تحائف لائین گے۔ اس وقت یہ پیشگوئی دنیا کو سنائی گئی مگر دنیا کے کوتاہ اندیش اس کو سمجھ نہ سکے اور انہون نے خیال کیا کہ یہ ایک غریب نادار آدمی ہے۔ بھلا اس کے پاس کون آئے گا۔ مگر خدا کے فرشتون نے اپنا کام کیا۔ اور ہزارون ہزار آدمی آنے شروع ہوئے۔ یہان **تک کہ وہ جو دنیا مین اکیلا آیا تھا اسکی وفات پر چار لاکھ انسان چشم پُرآب ہوئے۔** یہ ایک کوثر تھا جو آپ کو اسی دنیا مین عطا ہوا۔ پھر ایک کوثر یہ تھا کہ جب آپنے دعوے کیا۔ تو متکبر فقیہون نے کہا کہ یہ ایک جاہل شخص ہے اوس نے کسی مدرسہ مین تعلیم نہین پائی دستارِ فضیلت نہین باندہی۔ اس کے پاس تحصیل کی سند نہین ہے۔ تب خدا نے اسے علم و معرفت کا کوثر عطا کیا۔ اور اوس نے اسّی کے قریب کتابین لکھین جن مین قریباً بیس عربی مین۔ اور ہر ایک کتاب پر مخالفین کو للکارا گیا۔ بلکہ حریص طبع لوگون کو روپے کے انعام کا لالچ دیا گیا۔ تاکہ کسی طرح مقابلہ مین کچھ لکھ سکین۔ مگر سب کی قلمین ٹوٹ گئین اور وہ چھپ کر اپنے گھرون مین بیٹھ گئے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ کچھ لکھ سکے۔ غرض اس طرح ہر بات مین اللہ تعالےٰ نے اسے کوثر عطا کیا۔ ہر ایک قسم کی شے افراط کے ساتھ اوس کیواسطے مہیا کی گئی۔ قادیان کے گاؤن مین جو ریل کا اسٹیشن بھی نہین ہر قسم کا میوہ اس کے کھانے کے واسطے ہر قسم کا کپڑا اس کے پہننے کے واسطے ہر قسم کا سامان اوس کے استعمال کرنے کے واسطے ہر قسم کا ہنرمند انسان اس کی خدمت کے واسطے خدا تعالےٰ نے مہیا کر دیا۔ مخالفین کفر کے فتوے لگاتے اور گالیان بکتے۔ روتے پیٹتے چلاتے رہ گئے اور دن بدن کامیاب ہوتا چلا گیا۔ یہ مین خدا کے ہاتھ جس کی آنکھ دیکھنے کی ہو وہ دیکھے اور جس کے کان سننے کے ہون وہ سنے۔

غرض ہر بات مین ہمارے مسیح کو کوثر عطا ہوا اور یہ خوشی کی بات ہے۔ پر آہ میرے دوستو ابھی وقت ہم پر ایک بڑے ابتلاء اور صدمہ کا بھی ہوا جب وہ ہر امر مین کمال کو پہونچ چکا جب دنیوی زنگ کو تمام اس کو دل چکا تو

اس کا کام جو اس دنیا مین تھا وہ ختم ہو گیا

اس واسطے وہ اپنے محبوب حقیقی کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ پہلے سے خدا نے فرمایا تھا کہ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر۔ جب وہ وقت آوے کہ تجھے کوثر مل چکے۔ تو فصل لربک۔ اپنے رب کی عبادت مین لگ جا۔ دنیا سے قطع تعلق کر۔ خدا کی طرف جھک جا اور ایسا جھک کہ وانحر۔ اپنی جان قربان کر دے اور اپنے محبوب سے جا مل۔ جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون۔ ہمارے مسیح کا آخری فعل اس دنیا مین نماز تھا اور وہ نماز مین ایسا محو ہوا۔ کہ ساتھ ہی وانحر پر بھی عمل کر گیا اور اپنی جان قربان کر گیا۔ اوس نے سب کچھ خدا کی راہ مین دے رکھا تھا۔ اور بالآخر اپنی جان بھی دیدی۔ آپ صاحبان جانتے ہین کہ حضرت مرحوم کو دوران سر۔ اسہال۔ اور کثرت پیشاب ہمیشہ لاحق حال رہتی تھی اور اس بیماری کا باعث دہی دماغی محنت تھی جو کہ آپ کو دینی خدمات کے سبب کثرت مطالعہ اور سلسلہ تصانیف تالیف مین کرنی پڑتی تھی۔ جب کبھی آپ کوئی کتاب۔ یا مضمون لکھتے تھے اور اس مین زیادہ دیر تک مصروف ہو جاتے تھے تو اس مرض کا دورہ پڑا کرتا تھا۔ یہی دورہ آخر وقت مین پیغام صلح لکھنے کیوقت مین بہ نہایت شدت کے پڑا۔ کیونکہ اس مضمون کے لکھنے مین آپنے بہت سخت محنت کی تھی اور سارا سارا دن لکھتے تھے اس واسطے دورہ بھی ایسا شدید ہوا کہ آپنے اپنی جان خدا کو سونپ دی خدا کی رحمتین ہون اس پر اور برکتین اور مقام محمود جس کا وعدہ دیا گیا تھا وہ اسے عطا ہو۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تو نماز پڑھتا ہوا اپنی قربانی کر دیگا۔ تو اوس وقت نادان دشمن سمجھے گا۔ کہ اب احمدیون کا سردار مر گیا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن ہرگز ایسا نہو گا تیرا سلسلہ بڑھیگا اور ترقی کرے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے تمام وعدے پورے ہون گے۔

تو ابتر نہ ہو گا

بلکہ ان شانئک ھو الابتر۔ تیرا دشمن ابتر ہو گا اور جس قدر تیرے بدخواہ ہین وہ نامراد مر جائین گے اور ان کا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ تیری مذمت مین جو رسالے اور اخبارین نکلتی ہین۔ وہ دنیا سے مٹ جائین گی۔ اون کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو گا اور تلاش کرنے سے بھی وہ دنیا مین نہ ملین گے لیکن تیرا کلام قیامت تک زندہ رہے گا اور لاکھون لاکھ انسان اس سے فائدہ اُٹھائین گے اور آئندہ قیامت تک ولایت کا دروازہ بند ہو گا اور کوئی ولی نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو تیری اطاعت کا جوأ اپنی گردن مین ڈال لیگا۔

خدا نے اب بھی چاہا ہے کہ وہ اس مقدس انسان کے ذریعہ سے ایک پاک جماعت بنا دے۔ وہ آپ اس جماعت کا حامی ہو گا اور جو کوئی اس کی نصرت کریگا وہ خود اس کا ناصر ہو گا۔ ہان وہ قادر توانا قدیم رحیم کریم خدا اپنے وعدون کو سچا کرے گا۔ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کے ایک زبردست ہاتھ کو ہم نے دیکھ لیا ہے کہ تمام جماعت کے دلون کو اوسنے حضرت امیر المؤمنین

نور الدین

کی اطاعت کے واسطے ایک دل بنا دیا۔ اوس کی قدرتون پر قدرتین ظاہر ہونگی اور یہ سلسلہ تمام ادیان باطلہ پر غالب ہو گا اور وہ شاندار محل جس کی بنیاد مین ہمارے امام نے کھڑی کر دی ہین۔ وہ قائم و آباد ہو گا اور دنیا تعجب کی نگاہ سے اس کو دیکھے گی۔

سو میرے عزیز دوستو! تم اس درخت کی ہری شاخین ہو۔ خدا تم کو سرسبز رکھے۔ تم ہمت اور استقلال سے کام لو۔ سب سے اول اپنے دلون کو پاکیزہ بناؤ۔ اپنی اصلاح کرو۔ تقوےٰ کی راہون پر چلو اور اپنے پاک نمونہ سے دوسرون کی اصلاح کرو۔ حسن اخلاق بھی ایک کرامت ہے۔ بحث مباحثہ سے تم لوگون کو اس قدر کھینچ نہین سکتے۔ جس قدر کہ حسن اخلاق سے۔ اپنے کمزور بھائیون کی اعانت کرو۔ ہر ایک کی کمزوری پر رحم کرو۔ سختی نہ کرو۔ اگر اپنے بھائی مین عیب دیکھو تو چشم پوشی سے کام لو۔ اس کے حق مین دعا کرو۔ سچی خیر خواہی اس مین نہین کہ اپنے بھائی کی عیب گیری کرو بلکہ اس مین ہے کہ نرمی کے ساتھ اسے سمجھا دو۔ بلکہ سمجھانے سے بھی پہلے اس کے حق مین دعا کرو۔ انجمن احمدیہ کو باقاعدہ بناؤ۔ اس کے واسطے ہفتہ وار یا ماہوار

جلسے مقرر کرو - اور اگر ہو سکے تو ایک سالیانہ جلسہ کیا کرو اور اس مین باہر کے معزز دوستون کو مدعو کیا کرو تاکہ تبادلہ خیالات سے فائدہ ہو - باقی مجھے اس امر کے کہنے کی ضرورت نہین کہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور جلد جلد پہونچا کرو - کیونکہ تم خود اس مین کمی کرنے والے نہین -

بالآخر مین آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہون اس محبت کے اظہار کے لئے جو کہ آپنے میرے ساتھہ کی اور بالخصوص خان صاحب

عبد المجید صاحب

کی مہمان نوازی اور خاطرداری کا مشکور ہون اور اللہ تعالےٰ کے حضور مین آپ سب کے واسطے دعا کرتا ہون - کہ وہ آپ لوگون کے اخلاص اور محبت مین ترقی دے - اور آپکو استقامت عطاء فرماوے اور نیکیون کی راہ پر چلنے کی توفیق دے - آمین ثم آمین -

---

ٹریکٹ سیریز

(از مولوی محمد علی صاحب ایم - اے)

چند روز ہوئے کہ مین نے ایک تحریک میگزین کی توسیع اشاعت کے لئے کی تہی جس پر مین سمجھتا ہون بہت کم احباب نے توجہ کی ہے - خدا تعالیٰ اون چند احباب کو جزائے خیر دے - جنہون نے اپنے بیش قیمت وقت کو اور خداداد ہمت کو اس طرف لگایا اور میگزین کی اشاعت مین قریب پچاس کے اون کی توجہ سے ترقی ہوئی - ہان ان مین خصوصیت سے قابل ذکر میر قاسم علی صاحب کا اسم گرامی ہے - جنہون نے گیارہ خریدار کل کے کل اس سلسلہ سے تعلق بیعت نہ رکہنے والے پیدا کئے اور قیمتین بہی پیشگی وصول کرکے بہیجدین - اس وقت میرے سامنے ایک عیسائی مذہبی رسالہ "دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ" ہے اس مین ایک چہوٹا سا نوٹ ہے جسکا ذکر شائد بعض دلون کے لئے فائدہ کا موجب ہو - ایک دوسرے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک نوٹ مین یہ ذکر کیا تہا کہ دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ کے خریدار چار ملین یعنے چالیس لاکھہ ہین - جسپر رسالہ مذکور لکھتا ہے - کہ صاحب اخبار کو غلطی لگی ہے اور یہ بیان قبل از وقت ہے اور کہ اس رسالہ کی اشاعت ابہی دس لاکہہ سے بہی کچہہ کم ہے اور پہر لکھتا ہے - کہ شاید اخبار نے غلطی سے اس رسالہ کا نام بجائے چرچ ابراڈ کے لکھدیا ہے - (یہ دوسرا رسالہ بہی اسی سوسائیٹی کی طرف سے جاری ہے) جس کی اشاعت پینتیس لاکہہ ہے - اور جو ماہوار نکلتا ہے ایک ملک مین تو مذہبی رسالون کی اشاعت کا یہ حال ہے اور ادہر ہم ہین کہ دس ہزار رسالہ کے پہنچنے تک کے لئے پانچسال سے تحریک کر رہے ہین مگر اس کے بہی بمشکل پانچوین حصہ تک پہونچے ہین اور ہمارے دوست بہی اسی اشاعت پر ایسے مطمئن ہین - کہ آگے بڑہنے کی شائد خواہش ہی اون کے دلون مین پیدا نہ ہوتی ہو -

اس وقت میری غرض اس ذکر سے اور ہے - ہمارا رسالہ دو اور تین سو کے درمیان مختلف مقامات پر جاتا ہے اور اس کے بالمقابل ہزارون رسالے ہین جن مین سے اکثر لاکھون کی تعداد مین شائع ہوتے ہین اور پھر ہزارہا سال کے دلون مین جمے ہوئے عقائد جو فطرت کا جزو ہو گئے ہین - اب ہمارے احباب غور فرما سکتے ہین - کہ اس قدر طاقتون کے بالمقابل دو تین سو رسالہ سے کیا کام ہو سکتا ہے - بے شک سچائی اپنے ساتھہ ایک طاقت رکہتی ہے مگر اس سچائی کا کانون تک پہنچانا بھی تو ضروری ہے - ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہزارون بلکہ لاکھون انسانون مین سے کوئی ایسا جری طالب حق نکلا کرتا ہے جو کسی بات کی پرواہ نہ کرکے سچائی کو قبول کرے مگر اس رفتار کے ساتھہ جس سے ہم اس وقت چل رہے ہین لاکھون انسانون تک پہنچنا ایک امر محال ہو رہا ہے اس ضرورت کو ہمارے ایک مکرم دوست نے جنہون نے پہلے ہی اشاعت اسلام مین باقی سب دوستون سے بڑھ کر مالی اعانت کا حصہ لیا ہے محسوس کیا (مجھے افسوس ہے کہ وہ اپنے نام کے اظہار کی اجازت نہین دیتے اور پہلے ہی اکثر دفعہ انہون نے اپنا نام مخفی ہی رکھا ہے) اور حضرت صاحب کی وفات کے بعد اس امر کی تحریک کی کہ ریویو مین جو بڑے بڑے اور مسلسل مضامین نکل چکے ہین - اون کو ٹریکٹون یعنی چہوٹے چہوٹے رسالوں کی صورت مین ہزارہا کی تعداد مین شائع کرکے مفت تقسیم کیا جائے - مجہہ چونکہ اکثر چندون کی تحریک کرنی پڑتی ہے اور مین اس بار گران کو خوب محسوس کرتا ہون جو اس چہوٹی سی احمدی قوم نے اس وقت اٹھایا ہوا ہے (چہوٹی سی قوم مین اس لئے کہتا ہون کہ واقعی وہ لوگ جو اعانت سلسلہ مین حصہ لینے والے ہین ان کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہین ہے) اس لئے مین نے ان کی خدمت مین لکھا کہ اگرچہ یہ ضرورت جو آپنے محسوس کی ہے - واقعی بڑی بھاری ضرورت ہے اور اس سلسلہ کے اہم اغراض مین سے ہے بلکہ اہم ترین غرض ہے مگر ابہی کئی قسم کے اور غیر معمولی چندون کی تحریکین ہوئی ہوئی ہین - جیسے چندہ تعمیر مدرسہ و چندہ مدرسہ دینیہ بہ یادگار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور علاوہ ان کے معمولی چندون کا بہی بہت بوجھ ہے - اس لئے سردست اس تحریک کو کچہہ عرصہ کے لئے توقف مین رکھا جاوے - تو شائد بہتر ہو - مگر جس کام کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اوس کے اسباب بہی وہ خود ہی پیدا کر دیتا ہے - میرا یہ جواب میرے اس دوست کے لئے کافی نہ ہوا - اور انہون نے لکھا کہ ایکہزار روپیہ اس غرض کے لئے مین دیتا ہون آپ اس کی تحریک ضرور کرین - چنانچہ اس خط کو صدر انجمن احمدیہ مین پیش کیا گیا - جس پر انجمن نے یہ فیصلہ کیا - کہ انجمن اس تجویز کو شکریہ کے ساتھہ قبول کرتی ہے اور کہ جماعت مین اس کے متعلق عام تحریک کی جاوے - بعض واقعات کے پیش آجانے سے جو اس تحریک کے شائع ہونے مین مانع رہے ایک مہینہ گذر گیا اور آج مجھے یہ توفیق ملی - کہ یہ چند سطرین لکھ کر احباب کی خدمت مین پیش کروے اسی اثنا مین تین سو روپیہ سیدنا و امامنا حضرت مولوی نور الدین صاحب نے اسی غرض کے لئے دیا ہے اور آپنے فرمایا کہ اس روپیہ سے تقریر جلسہ مذاہب کا انگریزی ترجمہ چھپوا کر مفت تقسیم کیا جائے - اور نیز مولوی ابو الحمید صاحب نے حیدر آباد دکن سے بھی خود ایسے ٹریکٹ چہپوا کر شائع کرنے کی اجازت انجمن سے چاہی تہی - اون کی خدمت مین بہی یہی تحریر کیا گیا ہے - کہ چونکہ ٹریکٹ چھپوانے کی تجویز انجمن نے خود منظور کر لی ہے آپ بہی جس قدر روپیہ اس کار خیر مین خرچ کرنا چاہتے ہین اس جگہ بھیجدین تاکہ کام اکٹھا اور بابرکت ہو اس کے متعلق مین بابو محمد منظور الٰہی صاحب کو بہی توجہ دلاتا ہون - جنہون نے ایک دفعہ اس سے پہلے ہی خود اردو ریویو مین سے بعض ایسے ٹریکٹون کا انجمن کی معرفت چھپکر مفت شائع ہونا اپنے خرچ پر پسند کیا تھا -

میرے لئے کوچہ یار مین ایک جھونپڑا بنانے کے واسطے فراخدلی سے مددگار ہوئے۔ کیونکہ انہون نے اپنی زرخرید زمین کا ایک بڑا ٹکڑا صرف اصل لاگت پر اس امر کے واسطے مجھے دینے مین اپنی ضرورتون کی پرواہ نہ کی۔ مین ان کے واسطے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دیوے اور اس کے عوض مین انہین اور ان کی اولاد کو بہشت مین بہتر جگہ عطا کرے۔ آمین

غرض اے پیارے احباب کپورتھلہ میرے دل مین آپ لوگون کے لئے محبت کی خاص یادگارین ہین اور خدا نے مجھے توفیق دی ہے کہ مین آپکے واسطے دعا کرون وہو السمیع العلیم۔

میرے عزیزو! مین نے اپنی اس تقریر کے شروع مین

سورۂ کوثر

پڑہی تہی اور تم خیال کرتے ہوگے۔ کہ یہ دیوانون کی طرح کیا پڑھ کر کیا کہنے لگ گیا۔ مین اس امر سے انکار نہین کر سکتا۔ کہ مین دیوانہ ہون پر مطلب کا سیانا ہون اور مین نے جو کچھ کہا ہے وہ ضروری ہے آپ صاحبان حضرۃ مرحوم سے اوس وقت کے ملنے والے ہین۔ جب کہ حضرت نے دعویٰ مسیحیت یا مہدویت نہ کیا تہا اور آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تہے اس واسطے آپ خدا تعالےٰ کے بہت سے عظیم الشان نشانات کے شاہد ہین۔ اور اس کوثر والے نشان کے بہی آپ شاہد ہین۔ سورہ کوثر ہمارے حضرت امام علیہ السلام پر بہی نازل ہوئی تہی۔ چنانچہ آپکے الہامات مین یہ درج ہے اس واسطے سورہ شریف مین اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وخلفاءہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ انا اعطیناک الکوثر اے محمد ہم نے تجہے کوثر عطا کیا ہے۔ پہر تیرہ سو سال کے بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور خلیفہ کو بہی یہی وحی ہوئی۔ کہ انا اعطیناک الکوثر۔ اچھا اب دیکھنا چاہیئے کہ

کوثر کیا چیز ہے

تفسیرون مین لکھا ہے کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت مین جس کے آب حیات کی تقسیم کا اختیار حضرت نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے گا۔ وہ حوض کیسا ہوگا اور اس کا پانی کس لطافت والا ہوگا۔ اس کی کیفیت کو ہم ابہی نہین پا سکتے۔ عالم آخرت کی تمام چیزین جن کا نام ہمارے سامنے لیا جاتا ہے۔ وہ نام یا بیان فقط ایک ادنیٰ مشابہت کے واسطے ہے ورنہ یہ نام ان اشیاء کی اصل حقیقت کو ظاہر نہین کر سکتے۔ اور نہ ہماری استعدادین عقلین اور افہام ایسے ہین کہ ان اشیاء کی حقیقت کو پا سکین اس کی مثال یون سمجھنی چاہیئے۔ کہ ایک پرائمری کے طالب علم کے سامنے اگر ٹرگنومیٹری یا کانک سیکشن کی کتاب ہو اور وہ پوچھے کہ یہ کیا ہے تو اسے یہی کہنا پڑے گا۔ کہ یہ حساب کی کتاب ہے۔ کیونکہ اسی نام سے اس کا ذہن اس کتاب کی ایک نہائت ادنیٰ مشابہت تک پہونچ سکتا ہے۔ ایک اور مثال اس امر کے سمجھانے کے واسطے یہ کافی ہوگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکاشفہ مین دجال کی سواری ریل کو دیکھا مگر چونکہ اس زمانہ مین ریل کا کوئی نشان نہ تہا نہ اس کا کوئی نام تہا اس واسطے اس کو ایک سواری کہا گیا اور چونکہ عرب مین عام سواری گدہے کی ہوتی ہے۔ اس واسطے آپنے فرمایا۔ کہ دجال کا گدہا اتنا لمبا ہوگا۔ اور ایسا سریع الرفتار ہوگا۔ غرض جب کہ ہزار بارہ سو سال کے بعد آنے والی چیز کی کیفیت کا پانا ایسا مشکل ہو گیا کہ ریل کو گدہا کہا گیا۔ تو پہر آپ خیال کر سکتے ہین حوض کوثر یا نہر کوثر ہمارے ان حوضون یا نہرون کے بالمقابل کیا شان رکھنے والی چیزین ہون گی۔

القصہ ہم اس کیفیت سے آگاہ نہین کہ وہ کوثر کیسی ہوگی۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی جاوے گی۔ لیکن

اس دنیا مین بہی آنحضرت صلعم کو کوثر عطا کی گئی۔

نبی وہ ہے۔ جو آئیندہ کی خبرین دے اور اس کی نبوت کا اصلی منشاء یہ ہوتا ہے کہ دوسرے جہان کے راحت و آرام کے واسطے اس جہان کے لوگون کو طیار کرے لیکن اگر اوس کی پیشگوئیان صرف دوسرے جہان کے متعلق ہوتین۔ تو ممکن تہا کہ انسان شبہ مین پڑتا کہ شاید یہ سچ کہتا ہے یا کیا۔ کیونکہ عالم آئیندہ تو غیب مین ہے اس واسطے نبی کو بہت سی پیشگوئیان اس جہان کے متعلق بہی دی جاتی ہین تاکہ اس کی صداقت کا بین ثبوت دست بدست ظاہر ہو جائے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس جہان مین بہی کوثر عطا کیا گیا۔ کوثر کے معنے مین بہتائت اور کثرت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین نے تجہے سب خیر اور بہلائی کی چیزین کثرت سے عطا فرمائی ہین۔ یہ کثرت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیاء مین ملی سب سے اول تو یہ ہے کہ پہلے جس قدر نبی ہوتے تہے۔ کسی خاص قوم کے واسطے ہوتے تہے۔ مگر آن حضرت صلعم تمام جہان کے لوگون کی طرف نبی ہو کر آئے۔ پہر پہلے انبیاء ایک خاص زمانہ محدود کے واسطے نبی ہوتے تہے۔ مگر آنحضرت صلعم قیامت تک کے واسطے نبی ہوئے۔ قیامت تک جو ہوگا آپ کا متبع ہوگا۔ پہر قرآن شریف جیسی عظیم الشان کتاب آپ کو ملی۔ آپ کی سلطنت نہ صرف روحانی ہوئی بلکہ ظاہری سلطنت بہی پہیل گئی۔ آپ پر امت درود شریف پڑہتی ہے جس سے ہر دم آپکے درجات بڑھتے ہین۔ دوسری امتون کے نبیون کو یہ بات حاصل نہین۔ آپکے دین کو زندہ اور قائم رکھنے کے واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا جاتا ہے۔ غرض مین کہان تک گنون۔ آپ ہی کی یہ شان ہے کہ آپ کی امت مین مسیح موعود جیسا نبی پیدا ہوا۔ ؎

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکہو مسیح الزمان ہے

پہر آپ کی شان تو جو ہے اسو ہے آپکے غلام احمد علیہ السلام کو بہی کوثر عطا کی گئی آپ لوگ ان دنون کے نظارہ کو یاد کرو جبکہ آپ اول اول حضرت کی خدمت مین جایا کرتے تہے۔ مہینون آپ رہتے تہے اور آپکے سوائے کوئی مہمان نہ ہوتا تہا مگر آج مہمانون کے واسطے ایک خاص لنگر خانہ ہے جس کے صرف ملازمین ہی اسّی نوّے روپے ماہوار کی تنخواہ لے جاتے ہین مسافرون اور روٹی کہانے والون کے خرچ کا اس سے اندازہ کر لیجیئے۔

اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے۔ کہ وہ اپنا نبی غریب اور نادار لوگون مین سے چنتا ہے۔ جس کے پاس کوئی دولت نہ ہو اور کوئی اس کا ساتہی نہ ہو۔ پہر اوس کو سب کچہ عطا کرتا ہے تاکہ اس کا جلال اور قدرت ظاہر ہو اگر خدا تعالیٰ کسی بادشاہ کو نبی بناتا۔ تو وہ تو پہلے ہی سے بادشاہ ہے ہزارون اوس کے مطیع اور کروڑون روپے موجود۔ خدا تعالےٰ کی زبردست طاقت کا اظہار کیونکر ہو اس واسطے

خدا تعالےٰ غرباء کو لیتا ہے

جن کو دنیا حقیر اور کم پایہ خیال کرتی ہے۔ اس زمانہ مین بہی

مگر اسوقت شاید بعض مشکلات پیش آمدہ کی وجہ سے اس کار خیر میں انکو کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی -

اس تحریک میں میرا خطاب انجمنوں سے نہیں بلکہ ہر ایک دوست سے الگ الگ ہے بالفاظ دیگر میرا یہ منشاء نہیں کہ ہر جگہ انجمنیں اس کام کے لئے چندہ کی فہرستیں کھولیں اگرچہ ایسا کرنیسے انکو روکنا بھی میرے وہم میں نہیں مگر یہ بات میننے اسلئے لکھی ہے کہ تا کسی دوست پر کوئی بوجھ نہ پڑے - انشراح صدر سے جو کچھ کوئی چاہے اور جسقدر توفیق ہو دیدے - یہ کام سیکڑوں روپیونکا نہیں ہزارونکا ہے - اسلئے میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب دلمیں خواہش رکھتے ہوں مگر سردست نہ دے سکتے ہوں وہ اخیر دسمبر تک یعنی جلسہ سالانہ کے موقعہ تک روپیہ دے سکتے ہوں وہ اپنی ارادہ سے مطلع فرمادیں۔

اس تجویز میں صرف انگریزی ٹریکٹونکا چھپوانا ہی مدنظر نہیں بلکہ کسیقدر اردو ٹریکٹ بھی اس ملک میں اشاعت کے لئے چھپوائے جائیں گے ٹھیک ٹھیک اندازہ اس بات کا کہ کون کون مضامین پر ٹریکٹ چھپوائے جائیں گے - اور کسقدر تعداد میں اسوقت ہو سکتا ہے - جب چندہ کی مقدار کی کچھ تعیین ہو جائے - البتہ عام اطلاع کیلئے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مضامین کی اشاعت اسوقت مدنظر ہے -

(۱) فلسفۂ اسلام - یعنی تقریر جلسہ مذاہب (۲) توحید اور تثلیث کا مقابلہ (۳) فارقلیط عصمت و شفاعت - تناسخ - قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ - عیسائیت آریہ سماج اور اسلام کا مقابلہ - اسلام کی برکات - برکات دعا - ضرورت وحی - کیا اصول اسلام حقیقی تہذیب کے موافق نہیں - پردہ - تعدد ازدواج طلاق - غلامی - سود - قرآن کریم کی حفاظت - احادیث کی صحت - اسلام بجواب سیل صاحب - اسلامی اور مسیحی جنگونکا مقابلہ - اسلام کی بہشت اور دوزخ - میں امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور جسقدر حصہ لینا چاہتے ہیں وہ جلدی مطلع فرمادیں - تا کہ جلسہ سالانہ میں اس کارروائی کا اعلان ہو کر مکمل تجویز پیش ہو سکے -

دو ٹریکٹ سردست دفتر بدر سے ملسکتے ہیں

ٹریکٹ سیریز کیلئے ہمارے مخدوم مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - کی تجویز ایسی زبردست اور ضروری ہے کہ اسکی طرف قوم کی فوری توجہ درکار ہے - واقعی دین کی اشاعت و حفاظت کیلئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے - ہمارے بالمقابل جسقدر کوششیں ہو رہی ہیں اُنکو دبانیکے لئے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ضرور چاہیئے جو اُن اہم مسائل اسلام پر مشتمل ہو جنپر آجکل اعتراض کیئے جاتے ہیں - عصمت انبیا کی متعلق ایک بسیط اور فیصلہ کن مضمون رسالہ کی صورت میں چھپا ہوا ۲۲۳ صفحے کے حجم پر ہمارے پاس موجود ہے - ایسا ہی غلامی کے متعلق مخالفین کی نادانی نے ہم پر بہت اعتراض کئے ہیں ان سب کا کافی وشافی جواب ایک رسالہ میں دیا گیا ہے جسکا نام غلامی ہے - اسوقت اگر احباب ان دونوں رسالوں - عصمت - غلامی - کی حسب توفیق جلدیں خرید کر غیر مذاہب میں مفت تقسیم کریں تو رمضان المبارک میں اجر جزیل کے مستحق ہوں - ہمنے محض اس کار خیر میں دوستوں کے لئے یسر پیدا کرنیکے واسطے رسالہ عصمت کی قیمت بجای ۱۰ر کے ۵ر - اور غلامی کی قیمت بجائے ۳ر کے ۲ر کر دی ہے یہ رعایت صرف اس مبارک مہینے کے لئے ہے یہ موقعہ آپ لوگ ہاتھ سے جانے نہ دیں - متعدد جلدیں منگوا کر مفت تقسیم کریں رسول کریم صلعم رمضان کے مہینہ میں باد بھاری سے بڑھکر خیرات کرنے والے ہوتے تھے - اس زمانہ میں اس سے بڑھکر کوئی خیرات نہیں ہو سکتی کہ دین کی حفاظت کے لئے اپنا مال و جان خرچ کر لیا جائی - احمدی قوم سے بڑھکر دین کیلئے کون درد مند ہو سکتا ہے - میرے دوستو! تمہیں مژدہ ہو کہ سب قومیں دنیا کے لئے جھکی ہوئی ہیں - یہ میدان تمہارے لئے خالی ہے پس تم بڑھو - اور مال و جان کو اشاعت دین میں خرچ کر دو - کہ یہ ایسی تجارت ہے جو تمہیں ہر قسم کے دکھوں سے بچائیگی -

متفرق خبریں

باربرٹن کی خبر مظہر ہیں کہ ۶ ، ۷ ہندوستانی جو ڈیلاگوا سے آئے تھے - سرحد پر گرفتار ہو گئے ہیں -

ساموس کے تین باغیونکو حبس دوام بامشقت کی سزا ملی - ۱۱ - کو اس سے ہلکی سزا ملی ہے اور ۹ - جو لاپتہ ہیں - ان پر موت کا فتویٰ صادر ہوا ہے -

حیدر آباد کی تباہی

حضور نظام کے قلمرو میں صدر مقام اور اُسکے ملحقات میں جو عظیم مصیبت آئی ہوئی ہے اسپر حضور ملک معظم نے ہز ہائینس کو ہمدردی کا تار روانہ کیا ہے یکایک مصیبت کے آجانے سے جو اضطراب پھیل گیا تھا وہ کچھ کچھ ہنوز باقی ہے ہر طرح کی امداد بہم پہونچائی جا رہی ہے بہر نوع حالت نہایت قابل رحم ہے -

ضلع کابل مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے

خود کابل میں اس مرض سے ۵۰ - ۶۰ موتیں روزانہ ہوتی ہیں کابل جانیوالوں پر قرنطینہ لگ گیا ہے -

البیان

دفتر البیان نے رمضان المبارک کی خوشی میں اعلان کیا ہے کہ جو حضرات البیان" کو ماہ رمضان میں خریدیں گے انکو بجای تین روپے کے عام قیمت سالانہ کے صرف دو روپے قیمت میں البیان دیا جائیگا - یہ ظاہر ہے کہ یہ ماہوار رسالہ عربی ہے جو مع ترجمہ اردو شائع ہوتا ہے - عبارت نہایت ادیبانہ اور عام فہم ہوتی ہے - تمام دنیا کے سلمانوں کی مہینے بھر کی اہم خبریں درج ہوا کرتی ہیں - علمی و تاریخی مضامین محققانہ ہوتے ہیں - عظمت اسلام و فلسفہ اسلام کی بحث خاص طور پر دلچسپ ہوتی ہے - قیمت پیشگی ہے - حجم تین جزو ہے - دو جز اصل رسالہ اور نصف جز علامہ ابن قتیبہ کی مشہور مستند تاریخ المعارف کا اردو ترجمہ ہوا کرتا ہے اور آٹھ صفحے آزاد بلگرامی کے دیوان کے جو مفقود [illegible]

[illegible]

خداتعالے نے ایک گوشہ نشین غریب آدمی کو رسالت کے واسطے منتخب کیا۔ اور ایسے وقت مین جب کوئی اس کو نہ جانتا تھا اوسے فرمایا کہ تو دنیا کو خبر کر دے کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آوینگے اور تیرے واسطے تحائف لائینگے۔ اس وقت یہ پیشگوئی دنیا کو سنائی گئی مگر دنیا کے کوتاہ اندیش اس کو سمجھ نہ سکے اور انہون نے خیال کیا کہ یہ ایک غریب نادار آدمی ہے۔ بھلا اس کے پاس کون آئے گا۔ مگر خدا کے فرشتون نے اپنا کام کیا۔ اور ہزارون ہزار آدمی آنے شروع ہوئے۔ **یہانتک کہ وہ جو دنیا مین اکیلا آیا تھا اسکی وفات پر چار لاکھہ انسان چشم پر آب ہوئے۔** یہ ایک کوثر تھا جو آپ کو اسی دنیا مین عطا ہوا۔ پھر ایک کوثر یہ تھا کہ جب آپنے دعوے کیا۔ تو متکبر فقیہون نے کہا کہ یہ ایک جاہل شخص ہے اوس نے کسی مدرسہ مین تعلیم نہین پائی دستار فضیلت نہین باندہی۔ اس کے پاس تحصیل کی سند نہین ہے۔ تب خدا نے اسے علم و معرفت کا کوثر عطا کیا۔ اور اوس نے ستر کے قریب کتابین لکھین جن مین تقریباً بیس عربی مین۔ اور ہر ایک کتاب پر مخالفین کو للکارا گیا۔ بلکہ حریص طبع لوگون کو روپے کے انعام کا لالچ دیا گیا۔ تاکہ کسی طرح مقابلہ مین کچھہ لکھہ سکین۔ مگر سب کی قلمین ٹوٹ گئین اور وہ چھپ کر اپنے گھرون مین بیٹھ گئے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ کچھہ لکھہ سکے۔ غرض اسطرح ہر بات مین اللہ تعالے نے اسے کوثر عطا کیا۔ ہر ایک قسم کی شے افراط کے ساتھہ اوس کیواسطے مہیا کی گئی۔ قادیان کے گاؤن مین جو ریل کا اسٹیشن بھی نہین ہر قسم کا میوہ اس کے کہانے کے واسطے ہر قسم کا کپڑا اس کے پہننے کے واسطے ہر قسم کا سامان اوس کے استعمال کرنے کے واسطے ہر قسم کا ہنرمند انسان اس کی خدمت کے واسطے خداتعالے نے مہیا کر دیا مخالفین کفر کے فتوے لگاتے اور گالیان بکتے۔ روتے پیٹتے چلاتے رہ گئے اور دن بدن کامیاب ہوتا چلا گیا۔ یہ مین خدا کے ہاتھہ جس کی آنکھہ دیکھنے کی ہو وہ دیکھے اور جس کے کان سننے کے ہون وہ سنے

غرض ہر بات مین ہمارے مسیح کو کوثر عطا ہوا اور یہ خوشی کی بات ہے۔ پر آہ میرے دوستو ابھی وقت ہم پر ایک بڑے ابتلا اور صدمہ کا بھی ہوا جب وہ ہر امر مین کمال کو پہونچ چکا جب دنیوی رنگ کو شناس کو دل چکا تو

اس کا کام جو اس دنیا مین تھا وہ ختم ہو گیا

اس واسطے وہ اپنے محبوب حقیقی کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ پہلے سے خدا نے فرمایا تھا کہ انا اعطیناک **الکوثر فصل لربک وانحر**۔ جب وہ وقت آوے کہ تجھے کوثر مل چکے۔ تو فصل لربک۔ اپنے رب کی عبادت مین لگ جا۔ دنیا سے قطع تعلق کر۔ خدا کی طرف جھک جا اور ایسا جھک کہ وانحر۔ اپنی جان قربان کر دے اور اپنے محبوب سے جا مل۔ جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون۔ ہمارے مسیح کا آخری فعل اس دنیا مین نماز تھا اور وہ نماز مین ایسا محو ہوا۔ کہ ساتھہ ہی وانحر پر بھی عمل کر گیا اور اپنی جان قربان کر گیا۔ اوس نے سب کچھہ خدا کی راہ مین دے رکھا تھا۔ اور بالآخر اپنی جان بھی دیدی۔ آپ صاحبان جانتے ہین کہ حضرت مرحوم کو دوران سر۔ اسہال۔ اور کثرت پیشاب ہمیشہ لاحق حال رہتی تہی اور اس بیماری کا باعث دہی دماغی محنت تہی جو کہ آپ کو دینی خدمات کے سبب کثرت مطالعہ اور سلسلہ تصانیف تالیف مین کرنی پڑتی تہی۔ جب کبھی آپ کوئی کتاب یا مضمون لکھتے تھے اور اس مین زیادہ دیر تک مصروف ہو جاتے تھے تو اس مرض کا دورہ پڑا کرتا تھا۔ یہی دورہ آخر وقت مین پیغام صلح لکھنے کیوقت مین پر نہایت شدت سے پڑا۔ کیونکہ اس مضمون کے لکھنے مین آپنے بہت سخت محنت کی تہی اور سارا سارا دن لکھتے تھے اس واسطے دورہ بھی ایسا شدید ہوا کہ آپنے اپنی جان خدا کو سونپ دی خدا کی رحمتین ہون اس پر اور برکتین اور مقام محمود جس کا وعدہ دیا گیا تھا وہ اسے عطا ہو۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد خداتعالی فرماتا ہے کہ جب تو نماز پڑھتا ہوا اپنی قربانی کر دیگا۔ تو اوس وقت نادان دشمن سمجھے گا۔ کہ اب احمدیون کا سردار مر گیا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن ہرگز ایسا نہ ہوگا تیرا سلسلہ بڑہیگا اور ترقی کرے گا۔ اور خداتعالے کے تمام وعدے پورے ہون گے۔

تو ابتر نہ ہوگا

بلکہ **ان شانئک ھو الابتر**۔ تیرا دشمن ابتر ہوگا اور جس قدر تیرے بدخواہ ہین وہ نامراد مر جائین گے اور ان کا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ تیری مذمت مین جو رسالے اور اخبارین نکلتی ہین۔ وہ دنیا سے مٹ جائین گی۔ اون کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور تلاش کرنے سے بہی وہ دنیا مین نہ ملین گے لیکن تیرا کلام قیامت تک زندہ رہے گا اور لاکہون لاکہہ انسان اس سے فائدہ اٹھائینگے اور آئندہ قیامت تک ولایت کا دروازہ بند ہوگا اور کوئی ولی نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو تیری اطاعت کا جوا اپنی گردن مین ڈال لیگا۔

خدا نے اب بہی چاہا ہے کہ وہ اس مقدس انسان کے ذریعہ سے ایک پاک جماعت بناوے۔ وہ آپ اس جماعت کا حامی ہوگا اور جو کوئی اس کی نصرت کریگا وہ خود اس کا ناصر ہوگا۔ ہان وہ قادر توانا قدیم رحیم کریم خدا اپنے وعدون کو سچا کرے گا۔ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کے ایک زبردست ہاتھہ کو ہم نے دیکھہ لیا ہے کہ تمام جماعت کے دلون کو اوسنے حضرت امیر المومنین

نور الدین

کی اطاعت کے واسطے ایک دل بنا دیا۔ اوس کی قدرتون پر قدرتین ظاہر ہونگی اور یہ سلسلہ تمام ادیان باطلہ پر غالب ہوگا اور وہ شاندار محل جس کی بنیادین ہمارے امام نے کہڑی کر دی ہین۔ وہ قائم و آباد ہوگا اور دنیا تعجب کی نگاہ سے اس کو دیکھے گی۔

سو میرے عزیز دوستو! تم اس درخت کی پرانی شاخین ہو۔ خدا تم کو سر سبز رکھے۔ تم ہمت اور استقلال سے کام لو۔ سب سے اول اپنے دلون کو پاکیزہ بناؤ۔ اپنی اصلاح کرو۔ تقوے کی راہون پر چلو اور اپنے پاک نمونہ سے دوسرون کی اصلاح کرو حسن اخلاق بہی ایک کرامت ہے۔ بحث مباحثہ سے تم لوگون کو اس قدر کہینچ نہین سکتے۔ جس قدر کہ حسن اخلاق سے۔ اپنے کمزور بہائیون کی اعانت کرو۔ ہر ایک کی کمزوری پر رحم کرو۔ سختی نہ کرو۔ اگر اپنے بہائی مین عیب دیکھو تو چشم پوشی سے کام لو۔ اس کے حق مین دعا کرو۔ سچی خیرخواہی اس مین نہین کہ اپنے بہائی کی عیب گاری کرو بلکہ اس مین ہے کہ نرمی کے ساتھہ اسے سمجھا دو۔ بلکہ سمجھانے سے بہی پہلے اس کے حق مین دعا کرو۔ انجمن احمدیہ کو باقاعدہ بناؤ۔ اس کے واسطے ہفتہ وار یا ماہوار

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں۔ مجلد ۹ر بیجلد ۶ر

شری نہکلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب سنفور ریاست پٹیالہ نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ... کرشن کی صداقت ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲۲ صفحے۔ قیمت ۹ر جلد منگوائی بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ عجیب ... لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ یٰسین پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادۃ واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل ...

آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اسے لکھتے مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے وجد کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت ۶ر

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح بیان بہت عمدہ۔ قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اسکے کلام کا تناقض ثابت کرکے اسے نادم کیا ہے قیمت ۹ر

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جنکے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے قیمت ۳ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لئے بہتر قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ر

کاسر احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

ست سلاجیت گلگتی علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہماری ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی ... سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اوٹھا کر لائے ہیں یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے۔ جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑہاتی۔ جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بار بار پیشاب آنیکو روکتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑہاتی ہے قیمت ۶ ماشہ ۹ر۔ ۹ ماشہ ۱۲ر۔ ایکتولہ ۱۵ر ۲ تولہ عہ ۱۲ر۔ پانچتولہ للعہ ر محصول ذمہ خریدار

(محمد صادق عفا اللہ عنہ)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا فی تولہ عہ قسم دوم ۸ر سرمہ قسم اول عہ قسم دوم عہ ر ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنی

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ درثمین مجلد منگوائیں گے انکو صرف ۸ر کے ۶ر میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔ اصلی قیمت بے جلد صہ رعایتی ۱۲ر مجلد اصلی قیمت صہ ۱۲ر رعایتی عہ ۱۲ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا ہے